غزلیات

(مسعود ہاشمی)

(امجد حمید محسن گوجرانوالہ)

ادب

تنقید و تبصرہ

ایک خط

ثاقبہ کے ادب پاروں پر ان کی شخصیت کی چھاپ صاف دکھائی دیتی ہے

تہذیب کے زخم کی ادبی فضا

تحریر: ڈاکٹر شمیم ترمذی

"تہذیب کے زخم"، ثاقبہ رحیم الدین کے ادبی مضامین کا مجموعہ ہے۔ ان مضامین کی فضا پر انشاء پردازی غالب ہے۔ سب مضامین کا موضوع تہذیب ہے۔ اور اس کتاب کا نام ثاقبہ کا یہ جملہ ہے۔

"تہذیب ایک طلسمی چراغ ہے جو انسان کو اندھیرے سے روشنی اور روشنی سے اندھیرے کی طرف لے جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے جب تہذیب، افراد اور اقوام کو ظلمت سے نور کی طرف لے جاتی ہے تو اس کا ایجابی پہلو اجاگر ہوتا ہے اور اس صورت میں تہذیب، مرہم کا کام دیتی ہے۔ لیکن جب تہذیب، انسانوں کو روشنی سے تاریکی کی طرف لے جاتی ہے تو انسانیت کے جسم پر جگہ جگہ زخم نظر آتے ہیں۔ ایسے زخم جن کے لئے مرہم کا اہتمام کوئی نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے "تہذیبی طول"، یعنی تہذیبی نظر عنایت کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس کے لئے "تہذیبی انضباط"، کے ہفت ...

... فراوانی دیکھنا چاہتی ہیں۔ انہیں سادگی اور سادہ لوح لوگوں سے پیار ہے۔ انہیں دو چہرہ لوگوں اور منافقت سے نفرت ہے۔ وہ تہذیب کے صحن میں محبت کے سرسبز پودوں کو لہلہاتا دیکھنا چاہتی ہیں۔ وہ تہذیب کے چہرے سے تصنع اور ریاکاری کے نقاب کو ہٹانا چاہتی ہیں۔

"اس دریا کے بہتے پانی سے کیا صرف دلوں میں سیلاب، آندھیاں اور تباہیاں ہی آ سکتی ہیں؟ اپنوں، غیروں اور ان جانوں کے لئے محبتوں کے پودے نہیں اگائے جا سکتے...؟"

"سادہ سے عام لوگ، تہذیب کے شکنجوں میں جکڑے نہیں ہوتے۔ وہ اپنی ذاتی اور جذباتی باتوں کو درجہ بدرجہ ... جھرنے، چشمے، دریا اور طوفانی سمندر میں ڈھالتے رہتے ہیں..."

ثاقبہ ادب دوست ہیں۔ وہ ادب کو اپنا ہم سفر سمجھتی ہیں۔ چونکہ ان کی خاندانی نجابت بھی علم و ادب کی بناء پر ہے، اس لئے وہ ساری زندگی خود کو علم و ادب کی رفاقت میں رواں دواں رکھنا چاہتی ہیں۔ وہ سمجھتی ہیں کہ عظیم ادب، طاہر احساس اور مطہر جذبے کے بغیر جنم نہیں لے سکتا۔ ...

وہ تہذیب کے چہرے سے تصنع اور ریاکاری کے نقاب کو ہٹانا چاہتی ہیں

تہذیب کے زخم کو یوں کریدتی ہے۔

"مریم کیسی پیاسی تھی؟ اگر وہ پیاسی تھی تو اس کے وجود کی تپش اور مرجھاہٹ اس کے لبوں پر تو ہوتی اگر مریم کے اندر ٹوٹ پھوٹ تھی تو کبھی آواز تو آتی اگر مریم کے کلیجے کی چھپی چوٹیں ہری تھیں تو کبھی اس کی رنگت زرد تو ہوتی۔"

ان مل بے جوڑ رشتے کا شکار ثروت جب ڈھلان کے سفر میں تھک جاتی ہے تو اسے یوں لگتا ہے کہ اس کی ساری محبتیں غیر ضروری تھیں اور اس کے راستے میں ڈھلان ہی ڈھلان تھی۔

ثاقبہ تہذیب کے کینوس پر پھیلے بکھرے منظر کو سامنے رکھ کر ماضی اور حال کا تقابل کرتی ہیں۔ وہ سمجھتی ہیں کہ ہم نے اپنی تہذیبی اقدار کھو کر، اپنے تشخص کو گم کر دیا ہے۔ ...

ملک ترقی کی جانب جاری و ساری ہے۔ گہرے مشاہدے کے نتیجے میں ان پر آشکار ہوتا ہے کہ تہذیب کا سفر تو ڈھلان کا سفر ہے۔ ایک ڈھلان جس کا نقطہ انتہا زوال ہے۔ جہاں سے واپسی ناممکن ہے۔ ایسا سفر جس میں کسی کو ٹھہرنے کا یارا نہیں۔ ایک ڈھلان جس میں اترتے ہوئے پاؤں بوجھل ہو جاتے ہیں۔ ایک ڈھلان جس پر چلتے ہوئے جسم کا توازن برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تہذیب کے اس ہولناک سفر کا حال ثاقبہ کے الفاظ میں سنئے۔

"ڈھلان کے سفر میں کوئی نئی باتیں نہیں ہوا کرتیں۔ جیون کی کسی ٹہنی پر کوئی نئی کونپل نہیں پھوٹتی ...... ہوائیں چلتی ہیں، مگر تازگی نہیں ہوتی ...... کوئی دم لینا چاہے تو کمزور سہارے ٹوٹ جاتے ہیں اور اکثر ہتھیلی میں چبھ کر زخم ڈال دیتے ہیں۔ اسی لئے دونوں ہاتھ آزاد اور ڈھیلے چھوڑ کر ڈھلان میں اترتے رہنا چاہیے..."

وہ سمجھتی ہیں کہ ہم نے اپنی تہذیبی اقدار کھو کر اپنے تشخص کو گم کر دیا ہے

ثاقبہ ادب دوستی کو نور کی کرن کہتی ہیں۔ ایسی کرن جو انسانی روح پر کسی طرح کی غلاظت نہیں آنے دیتی

عبیداللہ شاہد
روایت سے جڑا ہوا شاعر

وقار احمد آس

محبوب کی خاطر دودھ کی نہر کھودنا، آسمان سے تارے توڑ کر لانا اتنا مشکل نہیں ہے جتنا ایک مصرعہ تر کا کہنا مشکل ہے۔ اس لئے ایک مصرعہ تر کہنے میں سیروں خون خشک کرنا پڑتا ہے اور بڑی جانکاری کے بعد مصرعہ تر کی صورت بنتی ہے۔ چنانچہ بعض اوقات ایک مصرعہ تر کی خاطر بڑے کشٹ کاٹنے پڑتے ہیں مگر معاملہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ...

محفل نعت کا ماہانہ نعتیہ مشاعرہ

نسیم احمد ناصر کی نظموں کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ

(Dr. Teresinka Pereria)

Boris Gngic

چوتھا "عالمی فروغ اردو ادب ایوارڈ"، مختار مسعود کو دیا جائے گا

ماہنامہ ... لاہور کا تازہ شمارہ شائع ہو گیا

کوثر نسرین کا اعزاز

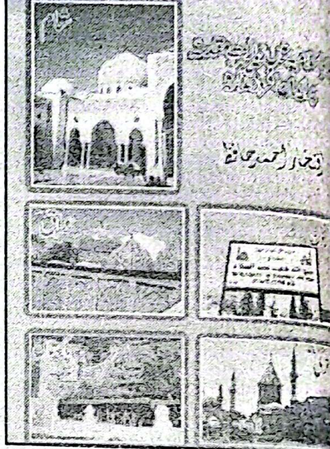
ادبی تجربہ

ملوہ

توجیہہ

تنقید و تبصرہ

بلاد اسلامیہ میں زیارات مقدسہ



ہبی و روحانی اہمیت کے مقامات کے تذکروں میں
رکھنے والوں کے لئے بالعموم اور قارئین طلوع مہر کے
بالخصوص افتخار احمد حافظ کا نام اجنبی نہیں ہے۔ پاکستان
ن مختلف اسلامی ممالک میں بزرگان دین کے مزارات
قدس مقامات کے بارے میں ان کی تحریریں وقتاً فوقتاً
خبارات و جرائد میں شائع ہوتی ہیں۔ حال ہی میں ان
ک منفرد اور ایمان افروز تصنیف زیارات مقدسہ کے
ے منصہ شہود پر آئی ہے۔ ڈھائی سو سے زیادہ صفحات پر
ں اس کتاب میں پاکستان کے ساتھ ساتھ اردن، ترکی،
ق اور شام کے مقدس مقامات اور انبیاء و اولیاء کے
ات اور احوال شامل کئے گئے ہیں۔ پھر ان مقامات کا
کرتے ہوئے فاضل مصنف نے نادر و نایاب رنگین
ر بھی کتاب میں شامل کی ہیں۔ جن سے اس کتاب کی
ہ اور افادیت کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ ایک بات جو اسے
موضوع پر دوسری کسی بھی کتاب سے نمایاں کرتی ہے
ہ مصنف نے مختلف ذرائع سے معلومات اور اطلاعات
ر کے مرتب کر دینے کی بجائے ان تمام مقامات تک خود
یا ہے اور بیشتر تصاویر خود مصنف کی اپنی کھینچی ہوئی
ی کسی بھی جگہ کے بارے محبت و عقیدت سے تفصیلات
نے کے ساتھ ساتھ انہوں نے ایک گائیڈ کا فریضہ
تھ ساتھ ادا کیا ہے تاکہ ان جگہوں کے لئے سفر کا
رنے والے کسی بھی دوسرے شخص کی ضروری
ں ہو سکے۔ ایک اور بات جس کا مصنف نے پوری
نظر رکھا ہے۔ وہ یہ ہے کہ کسی بھی شہر مقام یا بزرگ
رکرتے ہوئے جہاں ادب و احترام کا پورا اہتمام کیا
ہیں مبالغہ آرائی یا بے بنیاد روایات کے ذریعے لوگوں

کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ پھر کسی ایک خاص مکتبہ فکر یا مسلک کے بزرگوں کو اپنی کتاب کیلئے منتخب نہیں کیا بلکہ جس ملک اور جس شہر میں بھی گئے وہاں موجود تمام ممکنہ اہم مذہبی مقامات اور مزارات تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی اور قارئین کے لئے معلومات، مشاہدات اور تاثرات کا ایک خزینہ فراہم کر دیا۔

ترکی میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے مزار اور تبرکات نبویہ ﷺ کے تذکروں کے ساتھ ساتھ مولانا روم اور حضرت شمس تبریز سے ان کی ملاقات کا تفصیلی تذکرہ بھی موجود ہے۔ شام میں حضرت ابوہریرہؓ حضرت بلال حبشیؓ کے مزارات کے تذکروں کے ساتھ ساتھ امہات المومنین اور شہداء کربلا کے احوال و مقامات کے تفصیلی تذکرے نظر آتے ہیں۔ اسی حصے میں ہمیں حضرت امام زین العابدینؒ، حضرت حسان بن ثابتؓ اور ابراہیم ابن ادھمؒ کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ اردن پہنچتے ہیں تو وہاں اصحاب کہف کے مقام بحر لوط اور حضرت شعیب علیہ السلام کے حوالے سے اہمیت رکھنے والے مقامات کا جائزہ لینا ضروری خیال کرتے ہیں۔ عراق کا تذکرہ کتاب کا ایک اہم حصہ ہے۔ جس میں بغداد، کربلا معلی، نجف اشرف، کوفہ بابل اور موصل کے شہروں میں انبیاء کرام، صحابہ کرام اولیاء عظام اور خاص طور پر واقعہ کربلا سے متعلق شخصیات اور مقامات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔

کتاب کا ایک اہم حصہ اپنے ملک پاکستان کے حوالے سے ہے جس میں پشاور، اٹک، سرگودھا، گجرات، آزاد کشمیر، لاہور اور صوبہ سندھ کے کم و بیش ۵۰ سے زیادہ اہم بزرگان دین کے احوال اور ان کے مزارات کے بارے میں معلومات جمع کی گئی ہیں۔ پھر کتاب ۶۰ سے زیادہ تصاویر سے نہ صرف مزین کیا گیا ہے بلکہ اہل محبت کو سامان عقیدت فراہم ہوا ہے۔ اور اس طرح بلاخوف تردید یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ جتنے بزرگان دین اور مقدس مقامات کا تذکرہ اور تصاویر کی جتنی بڑی تعداد اس کتاب میں ہے وہ پہلے کہیں یکجا نہیں ہے۔ پھر صوری و معنوی حسن سے آراستہ اس کتاب کی قیمت صرف ۲۵۰ روپے ہے جو طباعت و اشاعت کے اخراجات اور کتاب کے معیار کے حوالے سے انتہائی مناسب ہے۔ کتاب مصنف سے ان کے گھروں کے ایڈریس سے ڈاک خرچ سمیت ۲۶۰ روپے منی آرڈر کر کے منگوائی جا سکتی ہے۔ افتخار احمد حافظ مکان نمبر 6-A/999 سٹریٹ نمبر ۹، افشاں کالونی راولپنڈی کینٹ، پاکستان سے باہر کتاب منگوانے کے لئے ایک ہزار روپے کا بنک ڈرافٹ جو راولپنڈی کی کسی بنک برانچ کے نام پر ہو ارسال کیا جانا ضروری ہے۔

طلوع مہر کے قارئین، طلوع مہر کے دفتر ۱۹ سلیم پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد سے بھی یہ کتاب حاصل کر سکتے ہیں۔

جلوہ

ر عصمت آراء گل کی عرق ریز کاوش "جلوہ"، نقش
ر طور پر جلوہ ... محترمہ عصمت آراء گل

نشاۃ ثانیہ کے علم بردار مرحوم محمد خان جونیجو کے حضور محترمہ کے دلی جذبات کا پرتو نظر آتا ہے۔

میں 'جستہ جستہ' "جلوہ"، کے مطالعہ سے لطف اندوز ہوا۔

ثاقبہ کے ادب پا...

"تہذیب کے زخم"، ثاقبہ رحیم...
مجموعہ ہے۔ ان مضامین کی فضا...
سب مضامین کا موضوع تہذیب...
ثاقبہ کا یہ جملہ ہے۔
"تہذیب ایک طلسمی چراغ...
سے روشنی اور روشنی سے اندھیر...
ہے"۔ ظاہر ہے جب تہذیب، ا...
نور کی طرف لے جاتی ہے تو اس...
اور اس صورت میں تہذیب، م...
جب تہذیب، انسانوں کو روشنی...

تہذ...

جاتی ہے تو انسانیت کے جسم پر ج...
ایسے زخم جن کے لئے مرہم کا اہ...
کے لئے "تہذیبی طول"، یعنی ت...
کرنا پڑتا ہے۔ اس کے لئے "...

ثاقبہ ادب دوستی کو...
ہیں۔ ایسی کرن جو ا...
طرح کی ظلمت...

خواں کو طے کرنا پڑتا ہے۔ ثاقبہ...
ایسے ہی زخم ہمیں دکھائے ہیں۔...
ثاقبہ کے ادب پاروں پر ان...
دکھائی دیتی ہے۔ ثاقبہ بے حد...
تاثرات کو کینوس پر مصور کرتی...
سادہ ترین الفاظ میں کرنا جانتی...
بیتی کے روپ میں پیش کرنے ک...
قاری کو ان کی ذات اور فن کے...
دقت محسوس نہیں ہوتی۔ جمیل...